نورِ ارشاد
برائے
دفعِ ظلماتِ اختلاط
بقلم فیض رقم
حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی
رضا اکیڈمی
۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی۔۹

بفیضِ روحانی حضور مفتیِ اعظم سیدی اعلیٰ حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۸۶

سن مسافر نہ جا رستے بائیں ؎ مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا ؎ وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

دشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا ؎ ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

نورِ ارشاد

برائے

دفعِ ظلمتِ اختلاط

بقلم فیض رقم

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

نوری دار الافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنت بدر الاسلام ماناپار بھریا حسین آباد گرنٹ

ضلع بلرامپور ۔ یوپی ۔ ۲۷۱۶۰۴

۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ کھڑک ممبئی ۹

سن اشاعت ــــــــــ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا وَعَنِ الرِّفْضِ وَالْوَهَابِیَّةِ وَالدِّیُوْبَنْدِیَّةِ وَکُلِّ بَلَاءٍ نَجَّانَا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَوَّلِیْنَ اِیْمَانًا وَّالْاَکْمَلِیْنَ اِیْقَانًا اٰمِیْن ۔

رافضی، وہابی، دیوبندی یہ سب باطل پرست فرقے سب کفار و مرتدین ہیں — فتاوی رضویہ ص ۵۲۲، ۵۲۵ ج ۱۰ میں ہے

"روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکرانِ ضروریاتِ دین اور باجماعِ مسلمین یقیناً قطعاً کفار و مرتدین ہیں یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں ان کے عالم جاہل، مرد عورت، چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں۔

کفرِ اوّل قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سورتیں امیر المؤمنین عثمٰن غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں۔ کوئی کہتا ہے کچھ آیتیں کم کر دیں۔ کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے۔ کوئی کہتا ہے یہ نقص و تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے۔ اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرفِ بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے (یعنی ہو سکتا ہے کہ کچھ آیتیں یا سورتیں بدل دی گئی ہوں یا کم کر دی گئی ہوں) بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے اللہ عزوجل سورۂ حجر میں فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (پ۱۴) بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

فرق نہ آئے گا"۔۔۔ (صہ ۲۵)

(تحذیر الناس " مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند)۔۔۔

"۔۔۔ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الیٰ قولہ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے"۔۔۔ (حفظ الایمان صہ مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

ایسے عقیدے رکھنے والوں کے متعلق حسام الحرمین میں مذکور ہوا کہ۔۔۔ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں اور نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی کچھ شبہہ نہیں۔

اور جب بحکم فقہائے کرام و متکلمینِ عظام باجماعِ مسلمین یہ ثابت ہے کہ رافضی، وہابی، دیوبندی وغیرہم کفار و مرتدین ہیں۔ تو ان سے اتحاد، وداد، محبت، موالات قطعی حرام ہیں کہ یہ سب موالات حقیقی ہیں اور موالاتِ حقیقی ہر کافر سے خواہ وہ کسی قسم کا ہو حرامِ قطعی ہے جیسا کہ "المحجۃ المؤتمنہ" صہ ۶۰ اور فتاویٰ رضویہ صہ ۹، ۱۳، ۹۱ ج ۶ میں ہے اور اس پر امام اہلسنت قدس سرہٗ نے قرآن کریم کی یہ آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں۔ قال تعالیٰ

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ	تم ان میں بہت کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں بیشک کیا ہی بُری ہے وہ چیز جو خود انھوں نے اپنے لیے آگے بھیجی کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا

وَفِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○ وَلَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَا اتَّخَذُوْھُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (پ۶ ع ۱۵)	اور انہیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہوگا اور اگر انہیں اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد، وداد، محبت، موالات نہ مناتے مگر ہے یہ کہ ان میں بہت سے فرمانِ الٰہی سے نکلے ہوئے ہیں۔

اور فرماتا ہے

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ (پ۶ ع ۱۲)	اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یہود و نصاریٰ) اور باقی سب کافران میں کسی سے اتحاد و وداد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں کھلا اشارہ ہے کہ کسی قسم کے کافروں سے اتحاد منانے والا ایمان نہیں رکھتا اور اوپر والی آیت میں یہ صریح تصریح گذر چکی کہ اگر انہیں اللہ و رسول اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں سے اتحاد نہ کرتے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۳ ص۹۴)

اور فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ ط (پ۲۸ ع ۳)	نہ پاؤ گے انھیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان سے دوستی کریں جنھوں نے اللہ و رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں۔

قرآن کریم جا بجا شاہد ہے کہ ہر قسم کے کافر سے اتحاد و وِداد و مُوالات مطلقاً حرام ہیں۔ اور ان کا کفر، اللہ و رسول سے اُن کی مخالفت اور دشمنی یہی ان سے اتحاد مُوالات حرام ہونے کی علت ہے۔ یہ معنیٰ انہیں آیات سے جو یہاں تلاوت ہوئیں روشن ہے اور نہایت صریح تر الفاظ سے اس کا علت ہونا اس آیۂ کریمہ میں بیان فرما دیا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ (پ۱۰ ع۹)	اے ایمان والو! اپنے باپ بھائیوں سے محبت نہ کرو اگر وہ ایمان پر کفر کو اختیار کریں۔

اس آیت سے تو اور روشن ہوگیا کہ کافروں سے جو اتحاد حرام ہے اس کی وجہ ان کا کفر ہے تو مُوالات ہر کافر سے خواہ وہ کسی قسم کا ہو حرام ٹھہری چنانچہ پہلی آیت کریمہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

"یہ اور بیس سے زائد آیات کریمہ ہیں جن میں مطلقاً کفار سے اتحاد و وداد کو حرام و کفر فرمایا ہے۔" (ص۹ ج۴۴)

ہاں کافروں میں فرق ہوگا تو یہ کہ جس کا کفر اشد ہوگا اس سے مُوالات کرنا بھی اتنا ہی سخت حرام ہوگا۔

"کفر میں یہود و نصاریٰ سے مجوس بدتر ہیں اور مجوس سے ہنود بدتر ہیں اور ہنود سے وہابیہ اور سارے مرتدین بدتر ہیں" (ص۱۳ ج۴۴)

تو جب یہود و نصاریٰ اور مجوس و ہنود سے اتحاد حرام ہے تو پھر وہابیہ دیوبندیہ جو کفر میں ہنود سے زائد ہیں ان سے اتحاد کیوں کر جائز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَاۙ ۝ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًاؕ ۝	خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو کافروں کو دوست بناتے ہیں مسلمانوں کے سوا کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے۔ اور

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی يَخُوْضُوْا فِیْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ (پ۵ ع۱۷)	بیشک وہ تم پر کتاب میں حکم اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں نہ پڑیں اگر تم ان کے پاس بیٹھے تو تم بھی انھیں کے مثل ہو بیشک اللہ کافروں اور منافقوں سب کو جہنم میں ایک ساتھ اکٹھا کرے گا ۔

اور فرماتا ہے

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ (پ۶ ع۱۲)	تم میں جو ان سے موالات کرے گا وہ بیشک انھیں میں سے ہے ۔

اور فرماتا ہے

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ (پ۷ ع۱)	ضرور ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہود اور مشرکوں کو پاؤ گے ۔

اور فرماتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ	اے ایمان والو ! اوروں کو اپنا دلی دوست نہ سمجھو وہ تمہاری ضرر رسانی میں کمی نہیں کرتے ان کی دلی تمنا ہے کہ تم مشقت میں پڑو دشمنی ان کے منہ سے ظاہر ہو رہی ہے اور وہ جو اُن کے

اَکۡبَرُ ؕ قَدۡ بَیَّنَّا لَکُمُ الۡاٰیٰتِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝ (پ۴ع۳)	سینوں میں دبی ہے بہت زیادہ ہے ہم نے روشن نشانیاں تمہیں بتادیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

یہ تمام آیتیں صاف صاف بتا رہی ہیں کہ ہر قسم کے کافر سے چاہے وہ مشرک ہو یا یہودی، نصرانی ہو یا مرتد جیسے آج کل کے رافضی، وہابی دیوبندی، صلح کلی ان سب سے اتحاد و وداد و موالات حرام ہیں۔ کوئی بھی شخص جس کے دل میں اللہ و رسول (جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) کی سچی عظمت و محبّت ہے ان کافروں سے کسی طرح کی بھلائی کی امید نہیں رکھے گا۔

مرتکبینِ اختلاط یہاں یہ شبہہ پیش کریں کہ ہم صرف سیاسی سطح پر اختلاط کر رہے ہیں ہم وہابیوں رافضیوں وغیرہ کو کافر کہتے سمجھتے مانتے ہیں مگر چونکہ اب حالات ہی ایسے ہوگئے ہیں کہ بغیر اختلاط کوئی چارہ نہیں ہے اس ضرورت و مجبوری کے پیشِ نظر اختلاط کر رہے ہیں۔

تو اس شبہہ کے کشف کے لیے " المحجۃ المؤتمنہ " تصنیفِ لطیف امامِ اہلِ سنّت قدس سرہٗ کی طرف عنانِ فکر کا رُخ موڑیئے۔ ہم اسی سے بہ تلخیص و تسہیل نقل کر رہے ہیں۔

____ موالات کی دو قسمیں ہیں موالاتِ حقیقی، موالاتِ صوری۔ موالاتِ حقیقی میں کم از کم دل کا جھکاؤ ہوگا یہ کسی طرح کسی حال میں جائز نہیں ____ موالاتِ صوری یہ ہے کہ دل کافر کی طرف بالکل مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتہ دیتا ہو یہ بحالتِ ضرورت و مجبوری صرف بقدرِ ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے

اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡہُمۡ تُقٰىۃً ؕ (پ۳ع۱۱)	مگر یہ کہ تمھیں اُن سے پورا واقعی خوف ہو۔

بقدرِ ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدمِ اظہارِ عداوت میں کام نکلتا ہو تو اسی قدر پر اکتفا کرے اور اظہارِ محبت کی ضرورت ہو تو حتی الامکان پہلو دار بات کہے صریح کی اجازت نہیں

اور بے اس کے نجات نہ ملے اور قلب ایمان پر مطمئن ہو تو اس کی بھی رخصت اور اب بھی ترک عزیمت ——— (ص۴۱)

اور فتاویٰ رضویہ ص۱۹۹ نصف آخر ۹/۲ میں ہے ——— " پانچ چیزیں ہیں جن کے حفظ کے لیے اقامتِ شرائعِ الٰہیہ ہے۔ دین، عقل، نسب، نفس، مال " ——— یعنی شریعت انھیں پانچوں کی حفاظت کے لیے قائم ہے اور ——— " علماء فرماتے ہیں کہ مراتب پانچ ہیں ضرورت حاجت منفعت زینت فضول ——— امام محقق علی الاطلاق نے ان پانچوں مراتب کو کھانے کے اقسام میں دکھایا ہے اور ضرورت یہ بتائی ہے کہ بے اس کے ہلاک یا قریب ہلاک ہو " ———

جیسے بھوک کی بڑی شدت ہو، پیاس سے جاں بلب ہو اور مردار یا شراب کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہ ملے تو ایسی حالت میں مردار کھانا یا شراب پینا اتنی مقدار میں جس سے جان بچ جائے حلال ہو جاتا ہے ——— یوں ہی جب اکراہِ شرعی ہو یعنی کوئی شخص دھمکی دے کہ مردار نہیں کھاؤ گے یا شراب نہیں پیو گے تو قتل کر دیں یا مثلاً ہاتھ کاٹ ڈالیں گے اور اس کی حالت سے ظنِ غالب ہو کہ ایسا نہ کرنے پر وہ جو کہہ رہا ہے کر گزرے گا تو ایسی صورت میں بھی مردار کھانا یا شراب پینا حلال ہو جائے گا۔

" نور الانوار " آخر مبحثِ اہلیت میں اکراہ کی حالت میں مسلمانوں کے عمل کرنے کی چار قسمیں بتائیں فرض، حرام، اباحت، رخصت ——— یعنی حالت اکراہ میں ایک صورت ایسی ہے کہ جس فعل کے کرنے پر مجبور کیا جائے اس فعل کا کرنا فرض ہے اور یہ اس جگہ ہے جہاں ایسی حرمت ہو جو ختم ہو جاتی ہو جیسے مردار کھانا اور شراب پینا کہ حالتِ اکراہ میں ان کی حرمت ختم ہو جاتی ہے اور ان کا کھانا پینا شرعی مجبوری والے کے

یے حلال ہو جاتا ہے ۔ لہذا شرعی مجبوری کے وقت ان چیزوں کا کھانا پینا اس کے لیے فرض ہے ——— اور اگر ایسی حرمت ہو جو کبھی بھی ساقط نہ ہو اور نہ اس میں رخصت کی گنجائش ہو جیسے زنا اور قتلِ ناحقِ مسلم، کہ یہ حالت اکراہ میں بھی ویسے ہی حرام ہیں جیسے غیر اکراہ میں ۔ کیونکہ ان کی حرمت کبھی بھی ختم نہیں ہوتی ہے تو اکراہ کی حالت میں بھی زنا اور قتلِ ناحقِ مسلم جیسے فعل پر اقدام کرنا حرام ہے ——— مگر ایسی حرمت ہو جو اگرچہ کبھی بھی ساقط ہونے کا احتمال نہ رکھتی ہو مگر اس میں رخصت کی گنجائش ہو جیسے حالتِ اکراہ میں زبان سے کلمۂ کفر کا بولنا کہ حالتِ اکراہ میں بھی اس کی حرمت ختم نہیں ہوتی ہے کیونکہ کفر ہمیشہ کفر ہی رہتا ہے وہ کبھی بھی حلال نہیں ہو سکتا ۔ البتہ حالتِ اکراہ میں زبان سے کلمۂ کفر کہہ دینے کی جب کہ دل ایمان پر مطمئن اور برقرار ہو رخصت ہے مگر بہتر یہی ہے کہ زبان سے بھی کلمۂ کفر نہ کہے ۔

وہابیوں دیوبندیوں رافضیوں اور تمام کافروں مرتدوں سے اختلاط رکھنے کو شریعتِ مطہرہ نے حرام فرمایا ہے البتہ بحالِ ضرورت بقدرِ ضرورت اختلاط میں شرعاً مواخذہ نہیں یہ قیدیں یعنی " بحالِ ضرورت، بقدرِ ضرورت " خوب یاد رکھنے کی ہیں کہ ان سے غفلت، مہلکہ کو دعوت ہے ۔ الحجۃ المؤتمنہ میں ہے

——— " مُوالاتِ صوریہ کہ دل اس کی طرف اصلاً مائل نہ ہو مگر برتاؤ وہ کرے جو بظاہر محبت و میلان کا پتا دیتا ہو یہ بحالتِ ضرورت و مجبوری صرف بقدرِ ضرورت و مجبوری مطلقاً جائز ہے " ———

اب انصافاً دیکھیں ملک کی موجودہ حالت کیا ایسی ہی ہو گئی ہے کہ سنی مسلمان مرتدین سے اختلاط نہ کریں تو ان کی جان محفوظ نہ رہے یا ان کے اعضاء قطع برید کر لیے جائیں؟ اور